

## سونغا توف رسلان کی عدالت میں تقریر جنہیں 22 سال قید کے سزا سنائی گئی

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين، نحمده سبحانه، ہم اللہ کی مدد اور معافی کے طلبگار ہیں۔ ہم اپنی ذات کے شیطان سے اور اپنے گناہوں کے نتائج سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جس کی اللہ رہنمائی کرے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا، اور جسے اللہ گمراہ کرے وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائے گا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی رب نہیں سوائے اللہ کے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔۔۔

وہ وقت آگیا ہے جب ایمان والوں کو اپنے دین اسلام پر ایمان کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہر نعمت میں اس کی خوشنودی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ موجودہ عدالت نے ثابت کیا ہے کہ وہ ہمیں سزا نہیں دے رہی، نہ ہی حزب التحریر کو سزا دے رہی ہے بلکہ آج وہ اللہ کے دین اسلام کو سزا دے رہی ہے۔

یہ جھوٹا مقدمہ اس لیے چلایا گیا ہے تاکہ یہ تاثر دیا جائے کہ یہ عدالت ہمارے مذہب اور سیاسی نظریات کی وجہ سے نہیں بلکہ کچھ جرائم پر ہمیں سزا دے رہی ہے۔ اس مقدمے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روس میں اسلام پر مکمل پابندی ہے سوائے کچھ حصے کے اور اسلام کے اُس چھوٹے حصے سے بھی حکمران خوفزدہ رہتے ہیں۔

انہوں نے ہمیں مجرم قرار دے دیا کیونکہ ان کے مطابق حزب التحریر ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔ روس کی سپریم کورٹ نے 14 فروری 2003 کو اپنے ایک فیصلے میں حزب التحریر کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا تھا، لہذا اب انہیں اس بات کی تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں رہی کہ ہم نے جرم کیا بھی ہے یا نہیں، اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہم حزب التحریر کے رکن ہیں۔ یہ ایک مذاق ہے کہ انہوں نے حزب کو کالعدم قرار دے دیا اور یہ ثابت بھی نہیں کیا کہ حزب کے اراکین معاشرے کے لیے خطرہ ہیں، بس اتنا ہی کافی ہے کہ آپ نے حزب کے رکن ہونے کا اعتراف کیا ہے لہذا آپ مجرم بن گئے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حزب التحریر کے اراکین کا پیچھا کرنا ایک سیاسی عمل ہے ناکہ جرم کو تلاش کرنا۔ لہذا وہ کسی مخصوص جرم کی وجہ سے ہمارا پیچھا نہیں کر رہے بلکہ ہمارے افکار کی وجہ سے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں بالکل ویسے ہی جیسا کہ اسٹالن کے زمانے میں اس کی رائے سے اختلاف کرنے والوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔ ہماری آج کی موجودہ صورتحال بالکل بھی اس وقت سے مختلف نہیں جب لوگوں کو ان کے مذہبی عقائد اور سیاسی نظریات کی وجہ سے سوویت یونین کے آئین کی دفعہ 58 کے تحت "لوگوں کا دشمن" قرار دے کر 10 سے 15 سال کے لیے قید خانوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔ آج کی طرح اس وقت بھی سزا مکمل ہونے پر چھوڑا نہیں جاتا تھا بلکہ اس میں اضافہ کر دیا جاتا تھا۔ آج حزب التحریر کا رکن ہونے پر قید کی سزا 24 سال تک پہنچ گئی ہے۔ آج کے دور اور اسٹالن کی دہشت گردی میں کیا فرق ہے؟ آج ہمارے مقدمے فوجی عدالتوں میں چلائے جاتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسا کہ مجرموں کے لیے بنائے گئے قید خانوں (internment camps) کے دور میں خفیہ مقدمے چلتے تھے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اعلان شدہ جنگ اسلام کے خلاف ہے۔

جنہوں نے ہمیں یہاں پر پہنچایا ہے وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ان کا طرز عمل خلاف قانون ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ کیسے انہوں نے الزامات لگائے اور کیا کیا طریقہ کار ان مقدمات میں استعمال کیے گئے، انہوں نے رشین فیڈریشن کے قوانین کی پاسداری نہیں کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف دانشوروں کے خلاف محاذ کھڑا کرنے اور انہیں طویل عرصے کے لیے قید میں ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ لوگ اپنے سربراہ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ یہ قانون نافذ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ اپنے سربراہ کے خدمت گزار ہیں۔ یہ اپنے کام اور مقدمات کے متعلق سچ بولنے کی ہمت نہیں رکھتے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کے رتبے اور آمدنی میں کمی آتی ہے۔

جنہوں نے ہمیں یہاں پر پہنچایا ہے، وہ ماؤں، بیویوں اور بیٹیوں کے مصائب اور آنسوؤں کے بدلے پیسہ وصول کرتے ہیں اور ترقیاں پاتے ہیں۔ ہاں یہ ان لوگوں پر بھاری بوجھ ہے، وہ تمام لوگ جنہوں نے ہمیں یہاں پہنچانے میں کوئی کردار ادا کیا ہے وہ سچ نہیں بول سکتے کیونکہ وہ آزاد نہیں ہیں۔۔۔ ہم سلاخوں کے پیچھے رہ کر بھی آزاد ہیں، اور اسی لیے ہم سچ بولتے ہیں اور کھلم کھلا اب بھی سچ بول رہے ہیں، کیونکہ سچ بولنا ہمارے رب، العظیم، کا حکم ہے۔

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا اور سیدھی حق و سچ کی راہ دیکھائی۔ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں، اور موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھتا ہوں، میں جنت و جہنم پر ایمان رکھتا ہوں، میں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ ہر فرد کو دوبارہ اٹھایا جائے گا اور روز آخرت اُس سے اُس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔



میں خطا کار ہونے کا اعتراف نہیں کرتا۔۔۔ خطا کار وہ ہیں جنہوں نے مجھ پر میرے عقائد کی وجہ سے دہشت گردی کا الزام لگایا۔۔۔ خطا کار وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے دین اسلام پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ میں نے بہت پہلے اپنی راہ کا تعین کر لیا تھا اور جو مجھ پر الزام لگا رہے ہیں انہوں نے بھی اپنی راہ کا تعین کر لیا ہے اور وہ جانتے ہیں کوئی جرم نہیں ہوا۔ ہر ایک زندگی میں اپنی راہ کا تعین کرتا ہے۔ شاید جس کسی کا بھی اس معاملے سے کوئی تعلق ہے، اور اس کی ابتداء تفتیش کاروں سے ہوتی ہے، وہ اس دنیا میں اپنے فیصلے کی تلخی کا مزہ چکھیں گے، اور ہر نا انصافی کا نتیجہ انسان آخرت میں اندھیرے کی صورت میں دیکھے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

﴿ یَوْمَئِذٍ یُؤْفِقُهُمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴾

"اس دن اللہ ان کو (ان کے اعمال کا) پورا پورا (اور) ٹھیک بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ برحق (اور حق کو) ظاہر کرنے والا ہے"

(النور: 25)۔

آخر میں، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، کہ میں اسلام کا سپاہی اور اس سے مخلص رہوں گا، حزب التحریر کے افکار، تصورات اور خیالات کو زبان و عمل کی صورت میں اختیار کرتے ہوئے، حزب کی قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے، اس کے احکامات کو پورا کروں گا چاہے وہ میری رائے سے مخالف ہی کیوں نہ ہوں اور میں جب تک اس میں موجود ہوں اس وقت تک ان اہداف کے حصول کے لیے اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاؤں گا، اور میں نے جو کہا اللہ اس پر گواہ ہے۔

## روس میں حزب التحریر کا میڈیا آفس